یہی وجہ ہے کہ جو بھی حکومت ملک میں امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہوتی ہے وہ مقررہ معیاد پورا ہونے سے پہلے اسکا "سامان اور بوریا بستر" لپیٹ دیا جاتا ہے۔ حکومت اور امراء کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئیے لہٰ اندریں حالات عوام حکومت سے اس سوال میں حق بجانب ہیں کہ حکومت جو کروڑوں، اربوں روپے خفیہ ایجنسیوں پر خرچ کررہی ہے، انکی کارکردگی پر کبھی غور کیا ہے بھی یا نہیں ...؟

پختونخواہ اور ایک غیر منطقی اتحاد کا فطری اور منطقی انجام

گذشتہ سال تین فروری ۱۹۹۷ء کو جب عام انتخابات کا انعقاد ہوا اور اسی انتخاب کے نتیجے میں میاں محمد نوازشریف بھاری مینڈیٹ کے ساتھ سریر آرائے مسند وزارت ہوئے تو میاں صاحب انتخابی وعدوں پر یقین کرتے ہوئے عوام نے انکو اپنے گوناگوں مسائل، بے پناہ مشکلات، ناقابل بیان مصائب اور دکھوں کا مسیحا سمجھا۔ کیونکہ میاں صاحب عوام سے محبت اور عوامی مشکلات کے حل کرنے کے جذبے کو جس درد بھرے انداز اور شدت سے بیان کرتے تھے ہر کسی کو ان کے دعوے اور وعدے کی صداقت پر یقین آتا تھا۔ لیکن ایک سال نواز حکومت کا پورا ہوا۔ اس ایک سال میں انہوں نے ملک وقوم کو کیا دیا؟۔ کیا ترقی ہوئی؟ کتنی ملازمتیں دی گئیں؟ کونسے منصوبے کی تکمیل ہوئی؟ کتنے بے روزگاروں کو روزگار ملا؟ کتنی سڑکیں تعمیر ہوئیں؟ کتنے شفاخانے، ہسپتال، سکول اور کالج کھلے؟ اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں راچہ بیاں

؎ غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا تمام رات قیامت کا انتظار کیا

مسلم لیگ کا اے این پی کے ساتھ اتحاد یہ بھی عجائبات عالم میں سے ایک ہے، لیکن سیانوں کا کہنا ہے کہ آجکل کوئی بھی بات انہونی نہیں۔ ستاتیک بالاخبار مالم تزود۔

بعض تجزیہ نگار تو اس اتحاد کو خفیہ ہاتھوں کی کرشمہ سازی سے تعبیر کرتے ہیں۔ بہر تقدیر حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے لیکن مسلم لیگ اور اے این پی کے سیاسی نظریات کو دیکھتے ہوئے یہ بات بہت ہی بعید تھی کہ ان دونوں پارٹیوں کا اتحاد ہوجائیگا، مگر چشم فلک نے یہ تماشا بھی دیکھا کہ گویا شیر اور بھیڑ ایک ہی گھاٹ سے پینے لگے۔ اس وقت بھی اس غیر فطری اتحاد پر تعجب کا اظہار کیا گیا اور پھر انتخابات میں دونوں پارٹیوں نے سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کرلیں۔ اور جسکے نتیجے میں مخلوط حکومت یہاں صوبہ سرحد میں بن گئی۔ اور ادھر بھی مرکز کی طرح عوام نے توقع سے زیادہ ان سے امیدیں وابستہ رکھیں۔ اس لیے کہ صوبہ سرحد میں بھی عوام ہزاروں مسائل سے دوچار ہیں۔ انہوں نے اپنے منتخب شدہ نمائندوں پر اعتبار اور اکتفا کیا۔ لیکن ایک سال مکمل ہوگیا اور مسائل گھٹنے کے بجائے بڑھتے چلے گئے، مثلاً مہنگائی، آٹے کا بحران، لوڈشیڈنگ، ملازمت کیلئے سرکاری

دفتروں کے طواف مگر جو افسوسناک پہلو ہے وہ یہ کہ اے این پی نے عوامی مطالبات سے صرف نظر کرتے ہوئے پختونخواہ کی قرارداد پیش کی۔ جو کہ عجیب وغریب انداز میں اسمبلی میں پاس کی گئی، جس میں اے این پی نے اپنی حکمت عملی کیوجہ سے یا پھر مسلم لیگ کے ممبران کی سادگی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہائی تکنیکی انداز میں سرحد اسمبلی سے منظور کرادی۔ جس پر مسلم لیگی حلقوں میں ایک کھلبلی مچ گئی اور پھر خاص کر ہزارہ ڈویژن اور ڈیرہ اسماعیل خان میں اس نام اور قرارداد کی خلاف ایک عوامی احتجاج کا ریلا آیا اور یہیں سے مسلم لیگ اور اے این پی کے صوبائی رہنماؤں کے درمیان مخالفانہ بیانات اور طنز وتنقید کا سلسلہ شروع ہوا۔ میاں نواز شریف نے اس دوران معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا تھا، جبکہ اے این پی اور اس کے رہنماؤں کا لہجہ انتہائی سخت اور کرخت تھا پھر اس میں مزید تیزی اور ابتری باچاخان کی برسی کے موقع پر آگئی۔ جب ولی خان نے اخباری اطلاعات کے مطابق محمد علی جناح کے متعلق گستاخانہ زبان استعمال کی اور یوں آہستہ آہستہ یہ غیر فطری اتحاد اپنے منطقی اور فطری انجام کو پہنچا۔ اب یہاں پر بات پختونخواہ کی نہیں بات یہ ہے کہ کیا یہ وقت ایسے موضوعات کیلئے موزوں تھا یا نہیں جبکہ عوام اپنے اپنے مسائل کے حل کیلئے ارکان اسمبلی اور وزراء سے اپیلیں کررہے تھے اور یوں ایک نان ایشو کو ایشو بناکر اصلی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی دانستہ کوششیں کی گئیں، حالانکہ اس سے پہلے سرحد اسمبلی اسلامی قانون کے بارے میں قرارداد متفقہ طور پر پاس کرچکی تھی۔ گویا وہ بالکل غیر متنازعہ قرارداد تھی۔ لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور ایک متنازعہ قرارداد کو ایشو بنایا گیا۔

ہم صوبہ سرحد کے نام کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر اس نام کو بدلنا ہے تو پھر ایک ایسا نام تجویز کیا جائے جو صوبہ سرحد میں مقیم تمام قومیتوں کیلئے قابل قبول ہو اور اگر اس نام پر اصرار کیا گیا تو پھر تمام ملک کا نقشہ بدل جائیگا۔ اور اس کی اکائی بکھر جائیگی جس کا نتیجہ یقیناً انتہائی خطرناک ہوگا۔ ہم میاں صاحب سے اپیل کرتے ہیں وہ وہ ایسے اقدامات سے پرھیز کریں جس سے ملکی وحدت اور سالمیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اگر چہ ہمارے وزیراعظم صاحب اپنے اقتدار اور وزارت کیلئے بہت کچھ کر گزرنے کو تیار ہیں......

خلیج کی صورت حال اور عالم اسلام

گذشتہ کئی مہینوں سے عراق اور امریکہ کے درمیان جو کشمکش جاری تھی اور امریکہ نے عراق پر جس ننگی جارحیت اور کھلی دہشت گردی کا ارادہ اور عزم صمیم کیا تھا۔ اگرچہ وہ خطرہ بظاہر ٹل گیا۔